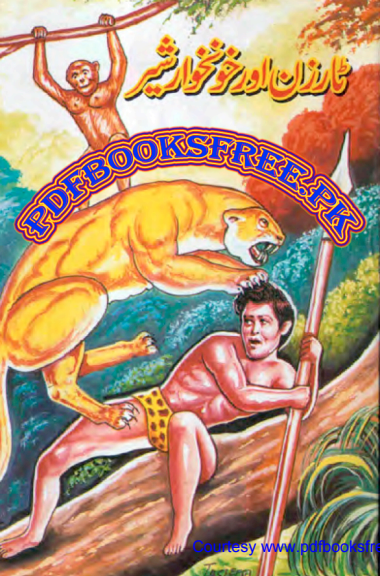


# ٹارنن اور خوشوار شہر

PDFBOOKSFREE.PK



ٹارزن ابھی سو کر اٹھا ہی تھا کہ اسے باہر سے کسی جانور کی آواز سنائی دی جو اس کا نام لے کر اسے پکار رہا تھا۔ ٹارزن کے قریب سویا ہوا منکو بھی اس آواز کو سن کر جاگ گیا تھا۔

"یہ تو مجھے سرخ لنگور کی آواز معلوم ہوتی ہے۔" ٹارزن نے کہا۔

ناشران ----- محمد ارسلان قریشی  
 ----- محمد علی قریشی  
 ایڈوائزر ----- محمد اشرف قریشی  
 طابع ----- شہکار پرنٹنگ پریس ملتان

Price Rs  
 5/-  
 MUSLIM PUBLICATIONS  
 MILTAN



"میں دیکھتا ہوں۔" منکو نے کہا اور اٹھ کر جھونپڑی سے باہر چلا گیا۔ چند لمحوں بعد وہ واپس آ گیا۔

"ہاں سردار، باہر ایک سرخ لنگور موجود ہے۔ وہ تم سے ملنا چاہتا ہے۔" منکو نے اندر آتے ہوئے کہا۔

"اچھا ٹھیک ہے۔" ٹارزن نے کہا اور اٹھ کر باہر آ گیا۔ باہر ایک لنگور موجود تھا۔ اس لنگور کے بال

تھے اور وہ عام لنگوروں سے کہیں بڑا تھا۔ ٹارزن  
پڑی سے باہر آتا دیکھ کر سرخ لنگور نے اسے  
م کیا۔

کیا بات ہے سرخ لنگور، صبح صبح یہاں کیسے آئے  
ٹارزن نے اس کے سلام کا جواب دیتے ہوئے

سردار، میں سرخ لنگوروں کا سردار ہوں۔ سردار  
- میرے قبیلے میں سات سو سرخ لنگور ہیں۔ تم  
مارے قبیلے کو الگ تھلگ گھنے اور سرسبز جنگل  
دا کر رکھا ہے۔ جہاں میں اپنے قبیلے کے ساتھ  
خرم رہتا ہوں۔ ہمارا لنگور قبیلہ سیاہ جنگل ہے،  
ایک میل کے فاصلے پر ہے۔ جنگل کے تمام  
میں اچھی طرح سے چلتے ہیں اور ہم بھی ان  
س ہیں۔ آج تک میرے قبیلے کے لنگوروں نے  
جنگل کے کسی جانور کو نقصان پہنچایا ہے اور نہ  
ور نے میرے قبیلے کے لنگوروں کو کچھ کہا ہے۔  
ور نے اپنی بات کا آغاز کرتے ہوئے کہا۔

"ہاں تو پھر۔" ٹارزن نے کہا۔ وہ نہیں سمجھ  
تھا کہ سرخ لنگوروں کا سردار جوگومو اس سے کیا  
چاہتا ہے۔

"جنگل میں ہمارا ایک دشمن آگیا ہے سردار  
میرے قبیلے کے سرخ لنگوروں کو مار کر کھا جاتا ہے  
سرخ لنگور سردار جوگومو نے کہا۔

"اوہ، کون ہے وہ دشمن اور وہ سرخ لنگوروں کو  
مار کر کیوں کھاتا ہے۔" ٹارزن نے چونک کر کہا۔  
"وہ ایک زرد شیر ہے سردار جو شاید سیاہ  
سے آیا ہے۔" سرخ لنگوروں کے سردار جوگومو  
جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ، پھر تو وہ واقعی بے حد خطرناک ہوگا۔  
اس نے ابھی تک صرف سرخ لنگوروں پر ہی حملہ  
ہے۔" ٹارزن نے کہا۔

"ہاں سردار، وہ کل صبح اچانک آیا تھا۔ اس  
اس قدر تیزی اور خوفناک انداز میں حملہ کیا تھا  
لنگوروں کو بھلگنے کا موقع ہی نہ ملا تھا۔ اس شیر  
چار سرخ لنگوروں کو ہلاک کیا اور پھر انہیں گھسیٹ

میں کہا۔

” سردار، وہ عام شیروں سے کہیں زیادہ طاقتور پھرتیلا اور تیز ہے۔ وہ درختوں پر بھی چڑھنے کی قدرت رکھتا ہے اور وہ جس قدر تیزی اور پھرتی سے اپنے شکار پر بھپکتا ہے اس سے شکار کو بھاگ نکلنے اور بچنے کا موقع نہیں ملتا۔ سرخ لنگوروں کے سردار جوگومو نے بتایا۔

” تم فکر مت کرو سردار جوگومو۔ نارزن نے ایسے پھرتیلے اور طاقتور شیر بہت دیکھے ہیں۔ نارزن ان جیسے طاقتور شیروں کو کھلنا جانتا ہے۔“ نارزن نے کہا۔

” میں جانتا ہوں سردار۔“ سردار جوگومو نے جلدی سے کہا۔ نارزن جھوپڑی میں واپس آیا اور اس نے جھوپڑی کی دیوار سے لگا ہوا اپنا نیا نیزہ اٹھا لیا۔ یہ نیزہ بانس کا بنا ہوا تھا اور اس کی برہمی تیز نوکیلی اور انتہائی چمکدار تھی۔ جسے نارزن نے خود بڑی محنت سے تیار کیا تھا۔

” سردار ناشتہ نہیں کرو گے۔“ منکو نے نارزن سے مخاطب ہو کر کہا۔ اس نے نارزن اور سرخ لنگور کی

سیاہ جنگل میں غائب ہو گیا۔ شیر کے اس خوفناک حملے سے سارا قبیلہ ہراساں ہو گیا تھا۔ دوپہر تو آرام سے گزر گئی لیکن شام کو پھر وہی شیر دوبارہ آیا اور اس نے پھر قبیلے میں گھس کر کئی سرخ لنگوروں کو زخمی اور ہلاک کیا اور انہیں کھسیتا ہوا سیاہ جنگل میں لے گیا۔ شیر کے دوسرے حملے سے سرخ لنگور اس قدر خوفزدہ ہو گئے کہ وہ قبیلے سے نکل کر جنگل میں جا چھپے مگر آج صبح پھر وہ شیر آیا اور اس نے جنگل میں جا کر چن چن کر سرخ لنگوروں کو ہلاک کیا اور سیاہ جنگل میں لے گیا تھا۔ اس سے لگتا ہے کہ اس شیر کو صرف سرخ لنگور ہی پسند ہیں اور وہ ان کا گوشت رغبت سے کھاتا ہے۔ تب میں مجبور ہو کر تمہیں بتانے آ گیا ہوں۔“ سرخ لنگوروں کے سردار جوگومو نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

” ہونہد، اس شیر کی موت اسے یہاں کھینچ لائی ہے۔ میں اسے زندہ نہیں چھوڑوں گا۔ اس نے میرے جنگل میں آ کر میری رعایا پر جو ظلم کیا ہے اس کا میں اس سے بھرپور انتقام لوں گا۔“ نارزن نے غصیلے لہجے

کوئی سرخ لنگور دکھائی نہیں دے رہا تھا۔

" وہ سب شیر کے خوف سے جنگل کے مختلف حصوں میں چھپے ہوئے ہیں۔" سردار جوگومو نے کہا۔  
 " انہیں یہاں بلاؤ۔ خوشخوار شیر ان کی تلاش میں کسی اور طرف چلا گیا تو اسے تلاش کرنا مشکل ہو جائے گا۔" سرخ لنگور یہاں موجود ہوں گے تو وہ لازمًا اس طرف آئے گا۔" نارزن نے کہا۔

" لیکن سردار۔ اگر شیر نے پھر لنگوروں پر حملہ کر دیا تو۔" سردار جوگومو نے گھبراتے ہوئے کہا۔  
 " میرے ہوتے ہوئے وہ کسی لنگور پر حملہ کرے کیا یہ ممکن ہے۔" نارزن نے غرا کر کہا۔

" اوه، نہیں۔ میں ابھی بلاتا ہوں انہیں۔" سردار جوگومو نے نارزن کو غصے میں دیکھ کر بوکھلا کر کہا اور تیزی سے ایک طرف دوڑ گیا۔

" سردار، کیا تم ان سرخ لنگوروں کو چارہ بنانا چاہتے ہو۔" منکو نے نارزن سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

" ہاں، یہ ضروری ہے۔ خوشخوار شیر صرف سرخ لنگوروں پر حملہ کرتا ہے۔ اس لئے میں ان سب کو

باتیں سن لی تھیں۔

" نہیں، پہلے میں اس خوشخوار درندے کو جا کر ہلاک کروں گا جس نے میری رعایا کو نقصان پہنچایا ہے۔" نارزن نے جواب دیا اور پھر وہ جھونپڑی سے نکل آیا۔ منکو بھی اس کے پیچھے آ گیا تھا۔

" آؤ مجھے وہ جگہ دکھاؤ جہاں سے تم نے اس شیر کو آتے جاتے دیکھا تھا۔" نارزن نے سرخ لنگوروں کے سردار جوگومو سے مخاطب ہو کر کہا تو اس نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر وہ نارزن کے ساتھ شمالی جنگل کی طرف چل پڑا۔ تقریباً تین گھنٹوں کے بعد وہ سرخ لنگوروں کے قبیلے میں پہنچ گئے۔ اس طرف جنگل خاصا گھنا تھا۔ درخت بھی اونچے اور بے حد پھیلے ہوئے تھے۔

" سردار دو بار اس طرف سے اس خوشخوار شیر نے ہمارے قبیلے پر حملہ کیا تھا۔" سردار جوگومو نے نارزن کو بتایا۔

" سرخ لنگور کہاں ہیں۔" نارزن نے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا کیونکہ اسے سردار جوگومو کے سوا دوسرا

بہیں بلا رہا ہوں۔ تاکہ خوشخوار شیر کسی اور طرف سے ان پر حملہ نہ کر سکے۔" نارزن نے کہا تو منکو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ پھر تقریباً ایک گھنٹے بعد وہاں ہر طرف سرخ لگور نظر آنے لگے۔ وہ سب بے حد ڈرے ہوئے اور خوفزدہ نظر آ رہے تھے لیکن انہیں چونکہ نارزن نے وہاں بلایا تھا اس لئے اس کے حکم پر وہ واپس آ گئے تھے۔ ورنہ شاید خوشخوار شیر کے خوف سے وہ کبھی ادھر کا رخ نہ کرتے۔ نارزن نیزہ ہاتھ میں لئے تیز نظروں سے چاروں طرف دیکھ رہا تھا۔ سامنے سرسبز درختوں کے پیچھے ایک بڑا سا سرخ درخت نظر آ رہا تھا جس کے پیچھے سیاہ جنگل کے سیاہ درخت تھے۔ نارزن ایک گرے ہوئے درخت کے تنے پر کھڑا تھا۔ جبکہ منکو اس درخت کے ساتھ ایک اونچے درخت پر چڑھا سیاہ جنگل کی طرف دیکھ رہا تھا۔ اچانک نارزن کی نظر سامنے سبز جھاڑیوں پر پڑیں تو وہ بے اختیار چونک پڑا کیونکہ اس نے ان جھاڑیوں کو پہلے دیکھ لیا تھا۔

" منکو ان جھاڑیوں کی طرف دیکھو۔" نارزن نے سر

اٹھا کر اوپر ڈال پر بیٹھے منکو سے مخاطب ہو کر کہا۔ نارزن کی بات سن کر منکو نے ان جھاڑیوں کی طرف دیکھا۔

" سردار شیر۔ وہ آ گیا ہے۔" منکو نے چختے ہوئے کہا۔ اسی لمحے جھاڑیاں ہلیں اور پھر جنگل اچانک شیر کی خوفناک دھاڑ سے گونج اٹھا۔ اسی لمحے ایک زرد رنگ کا شیر بری طرح سے دھاڑتا ہوا ان جھاڑیوں میں سے نکل کر باہر آ گیا۔ اس نے جھاڑیوں سے باہر آتے ہی بکھت ایک اونچی چھلانگ لگائی اور نارزن کو یوں محسوس ہوا جیسے شیر اڑتا ہوا اس کی طرف آ رہا ہو۔ وہ تیزی سے دائیں طرف بھٹک گیا۔ شیر کو اس طرح نارزن پر چھلانگ لگاتے دیکھ کر منکو بری طرح سے بوکھلا کر ڈال سے گر پڑا تھا لیکن اس نے جلدی سے اس ڈال کے نیچے موجود ایک شاخ کو پکڑ لیا اور اس پر جھولنے لگا ورنہ نیچے گر کر اس کی ہڈی لپٹی ایک ہو جاتی۔

نارزن شیر سے بچنے کے لئے جیسے ہی بھٹکا اسی لمحے شیر اس سے آنکرایا اور نارزن درخت سے اچھل کر

لگا دی۔ اس بار نارزن اس کے حملے کے لئے پوری طرح سے تیار تھا۔ جیسے ہی شیر پھلانگ لگا کر اس کے قریب آیا نارزن نے ایک زوردار مکا اس کی گردن پر مار دیا۔ شیر کو ایک زوردار جھٹکا لگا اور وہ ہوا میں اٹھوٹا ہوا دور جا گرا۔ نارزن پھلانگ لگا کر اس کے قریب آ گیا۔ اسی لمحے شیر بجلی کی سی تیزی سے مڑ کر نارزن پر بھٹ پڑا۔ اس بار شیر نے اس قدر اچانک اور تیزی سے نارزن پر حملہ کیا تھا کہ نارزن کسی بھی طرح اس سے اپنا بچاؤ نہ کر سکا تھا۔ جس کے نتیجے میں شیر نے نارزن کو گرا لیا تھا اور اس کے سینے پر سوار ہو گیا تھا۔ شیر کو نارزن کے سینے پر سوار ہوتے بیکھ کر منکو کے منہ سے بے اختیار چیخ نکل گئی تھی۔

شیر نے دونوں بچے موڑ کر نارزن کے چہرے پر رنے کی کوشش کی لیکن اسی لمحے نارزن نے اس کے نون ہاتھ پکڑ کر اسے زور سے جھٹکا دیا تو شیر اچھل گیا۔ ایک بار پھر دور جا گرا۔ اس کے حلق سے فناک دھاریں نکل رہی تھیں۔ نارزن سے لڑتے نئے وہ بری طرح سے پھر گیا تھا اور پھلے سے زیادہ

زمین پر آگرا۔ اس کے ہاتھ سے نیزہ نکل کر دور جا گرا تھا۔ شیر بھی نارزن کے قریب ہی گرا تھا۔ اس نے گرتے ہی پلٹ کر نارزن پر حملہ کرنا چاہا لیکن نارزن تیزی سے کروٹ بدل گیا اور شیر نے عین اسی جگہ زمین پر نوکیلے پتھے مار دیئے۔ جہاں ایک لمحہ قبل نارزن موجود تھا۔ اگر نارزن بروقت کروٹ نہ بدل لیتا تو شیر کے نوکیلے پتھے یقیناً اسے ادھیڑ کر رکھ دیتے۔ زمین پر لوٹ لگتے ہی نارزن بجلی کی سی تیزی سے اٹھ کھڑا ہوا تھا۔ شیر بھی تیزی سے پلٹا اور نارزن کی طرف دیکھ کر انتہائی خوفناک انداز میں غرانے لگا۔ اس کے جبڑے بے حد بڑے تھے اور اس شیر کے دانت بھی عام شیروں کے دانتوں سے کہیں بڑے اور نوکیلے تھے۔ اس کی آنکھیں سرخ اور انگاروں کی طرح دہک رہی تھیں۔

”آؤ، آؤ۔ رک کیوں گئے ہو۔ تم جیسے چوہے سے میں خالی ہاتھوں لڑوں گا۔“ نارزن نے شیر کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالتے ہوئے کہا۔ شیر نے ایک زوردار دھاڑ ماری اور اس نے ایک بار پھر نارزن پر پھلانگ

خوفناک اور خوشحور ہو گیا تھا۔ وہ انتہائی تیزی سے اور خوفناک انداز میں نارزن پر بھپٹ رہا تھا۔ نارزن بھی اس پر حملے کرتا ہوا اسے بار بار اچھال کر پھینک دیتا تھا۔ شیر کے خوفناک بچوں نے نارزن کے سینے اور کاندھوں پر کئی لکیریں ڈال دی تھیں۔ جہاں سے مسلسل خون نکل رہا تھا مگر نارزن کو اس کی کوئی پرواہ نہیں تھی۔ وہ بھی کے مار مار کر شیر کو شدید زخمی کر چکا تھا۔ پھر ایک بار جو نارزن نے شیر کو اچھال کر نیچے گرایا تو ساتھ ہی نارزن نے اس پر پھلانگ لگا دی اور اچھال کر اس کی کمر پر سوار ہو گیا۔ اس سے پہلے کہ شیر توپ کر اٹھتا نارزن نے اچانک اس کے کھلے ہونے منہ میں ہاتھ ڈال کر اس کے جبڑے پکڑ لئے۔ نارزن نے اچانک ایک زوردار نعرہ مار کر اپنے ہاتھوں کو مخالف سمتوں میں کھینچا تو شیر کے جبڑے اس کی گردن تک چرتے چلے گئے۔ شیر کے حلق سے نکلنے والی آخری دھاڑ بے حد تیز اور لرزہ خیز تھی۔ وہ زمین پر گرا بری طرح سے توپ رہا تھا اور پھر وہ دیکھتے ہی دیکھتے ہلاک ہو گیا۔ جیسے ہی شیر

ہلاک ہوا منکو اور سرخ لنگور جو دور دور درختوں پر بیٹھے نارزن اور خوشحور شیر کی خوفناک لڑائی دیکھ رہے تھے پھلانگیں مار کر نیچے آ گئے اور " نارزن زندہ باد اور سردار نارزن زندہ باد" کے نعرے لگانے لگے۔ نارزن نے ان کی طرف مسکراتے ہوئے دیکھا پھر اس نے اٹھ کر مردہ شیر کی گردن پر ایک پیر رکھا اور سر اٹھا کر اپنا مخصوص فاتحانہ نعرہ مارنے لگا۔

" ہا۔ ہو۔ آ۔ آ۔ آ۔ آ۔ اس کا فاتحانہ نعرہ جنگل میں دور تک گونجتا چلا گیا۔ وہ خوش تھا کہ اس نے ایک خوفناک شیر کو ہلاک کر دیا تھا جس نے سرخ لنگوروں کے قبیلے کے بے شمار سرخ لنگور ہلاک کر دیئے تھے۔ یہ سچ ہے نارزن اپنے جنگل میں ظلم کرنے والوں کو کبھی برداشت نہیں کرتا تھا اور ان کو ہر صورت میں ہلاک کر دیتا تھا۔

ختم شد